144

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون ۴۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم منگل

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۶۴/۲۹ | ۱۳ صفر ۱۳۹۵ھ ۲۵ تبلیغ ۱۳۵۴ ہش ۲۵ فروری ۱۹۷۵ء | نمبر ۴۵

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۵ تبلیغ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔ احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت و عافیت کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ ۲۵ تبلیغ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت رات سے سر میں درد کی وجہ سے ناساز ہے اور محترم نواب محمد احمد خان صاحب کی طبیعت خدا کے فضل سے نسبتاً بہتر ہے۔ احباب حضرت سیدہ مدظلہا اور محترم نواب صاحب موصوف کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درد و الحاح سے دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ ۲۵ تبلیغ۔ کراچی سے آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ عزیز محمود احمد سلمہ ابن محترم مرزا مجیب احمد صاحب کی طبیعت پہلے سے بہتر ہے۔ احباب عزیز موصوف کی کامل و عاجل شفایابی اور درازیٔ عمر کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

دُنیا کی محبت ہر دل پر غلبہ کر چکی ہے اور جسے دیکھو اُسی محبت میں غرق ہے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حبِّ دُنیا سے بچنے کی تلقین فرمائی تھی مگر آج ہر ایک اس غلطی میں مبتلا ہے

(۱) "اللہ تعالیٰ نے بار بار ظاہر کیا ہے کہ دُنیا میں بہت تاریکی چھا گئی ہے عملی حالت کے لحاظ سے بھی اور اعتقادی حالت کی وجہ سے بھی۔ وہ توحید جس کے لئے بے شمار نبی اور رسول دُنیا میں آئے اور انہوں نے بے انتہا محنت اور سعی کی آج اس پر ایک سیاہ پردہ پڑا ہوا ہے اور لوگ کئی قسم کے شرک میں مبتلا ہو گئے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ دُنیا کی محبت نہ کرو مگر اب دُنیا کی محبت ہر ایک دل پر غلبہ کر چکی ہے اور جس کو دیکھو اسی محبت میں غرق ہے۔ دین کے لئے ایک تنکا بھی ہٹانے کے واسطے کہا جاوے تو وہ سوچ میں پڑ جاتا ہے اور ہزاروں عذر اور بہانے کرنے لگتا ہے۔ ہر قسم کی بدعملی اور بدکاری کو جائز سمجھ لیا گیا ہے اور ہر قسم کی منہیات پر کھلم کھلا زور دیا جاتا ہے۔ دین بالکل بیکس اور یتیم ہو رہا ہے۔ ایسی صورت میں اگر اسلام کی تائید اور نصرت نہ فرمائی جاتی تو اور کونسا وقت اسلام پر آنے والا ہے جو اُس وقت مدد کی جاوے۔ اسلام تو صرف نام کو باقی رہ گیا۔ اب بھی اگر حفاظت نہ کی جاتی تو پھر اس کے مٹنے میں کیا شبہ ہو سکتا تھا۔۔۔

اگر صرف ایک ہی بات ہوتی تو اس قدر محنت اُٹھانے کی کیا حاجت تھی۔ ایک سلسلہ قائم کرنے کی کیا ضرورت تھی؟ مَیں جانتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ بار بار ظاہر کر چکا ہے کہ ایسی تاریکی چھا گئی ہے کہ کچھ نظر نہیں آتا۔ وہ توحید جس کا ہمیں فخر تھا اور اسلام جس پر ناز کرتا تھا وہ صرف زبانوں پر رہ گئی ہے ورنہ عملی اور اعتقادی طور پر بہت ہی کم ہوں گے جو توحید کے قائل ہوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا دُنیا کی محبت نہ کرنا مگر اب ہر ایک دل اسی میں غرق ہے اور دین ایک بیکس اور یتیم کی طرح رہ گیا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صاف طور پر فرمایا تھا حب الدنیا رأس کل خطیئة۔ یہ کیسا پاک اور سچا کلمہ ہے مگر آج دیکھ لو ہر ایک اسی غلطی میں مبتلا ہے۔"

(۲) "اگر درمیان دُنیا نہ ہوتی تو عیسائیوں کا گروہ کثیر آج مسلمان ہو جاتا۔ بعض لوگ عیسائیوں میں مخفی مسلمان رہے ہیں اور انہوں نے اپنے اسلام کو چھپایا ہے لیکن مرنے کے وقت اپنی وصیت کی اور اسلام ظاہر کیا ہے۔ ایسے لوگوں میں بڑے بڑے عہدیدار تھے۔ انہوں نے حبِّ دُنیا کی وجہ سے زندگی میں اسلام کو چھپایا لیکن آخر انہیں ظاہر کرنا پڑا۔ مَیں دیکھتا ہوں کہ ان دونوں میں اسلام نے راہ بنا لیا ہے اور اب وہ ترقی کر رہا ہے۔ حبِّ دُنیا نے لوگوں کو محجوب کر رکھا ہے۔" (تقریر ۲۷ دسمبر ۱۹۰۵ء بحوالہ ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۳۴۷، ۳۴۸)

عبرت پکڑو اور خدا سے مدد چاہو

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ۱۹۰۳ء میں خطبہ عید الفطر ارشاد فرماتے ہوئے فرمایا:۔

"ہزاروں نظارے تم آنکھ سے دیکھتے ہو۔ اپنے بیگانے مرتے ہیں۔ اپنے ہاتھوں سے تم ان کو دفن کر کے آتے ہو۔ اور یہ ایک کافی عبرت تمہارے واسطے وقت کی شناخت کرنے کی ہے اور نیا چاند تمہیں سمجھاتا ہے کہ وقت گزر گیا ہے اور تھوڑا باقی ہے اب بھی کچھ کر لو۔ لمبی لمبی تقریریں اور وعظ کرنے کا ایک رواج ہو گیا ہے ورنہ سمجھنے اور عمل کرنے کے لئے ایک لفظ ہی کافی ہے۔ کسی نے اسی کی طرف اشارہ کر کے کہا ہے ؎

مجلس وعظ رفتنت ہوس است
مرگ ہمسایہ واعظ تو بس است

پس ان روزانہ موت کے نظاروں سے جو تمہاری آنکھوں کے سامنے اور تمہارے ہاتھوں میں ہوتے ہیں عبرت پکڑو اور خدا تعالیٰ سے مدد چاہو اور کاہلی اور سستی میں وقت کو ضائع مت کرو۔ مطالعہ کرو اور خوب کرو کہ بچہ سے لے کر جوان اور بوڑھے تک اور بھیڑ بکری۔ اونٹ وغیرہ جس قدر جاندار چیزیں ہیں سب مرتے ہیں اور تم نے بھی ایک دن مرنا ہے۔ پس وہ کیا بدقسمت انسان ہے جو اپنے وقت کو ضائع کرتا ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم وقت کی کیسی قدر کرتے تھے کہ جب ان کو ماہِ رمضان کے فضائل معلوم ہوئے تو معاً دوسرے مہینوں کے لئے سوال کیا کہ قربِ الٰہی کے اگر اور ذرائع بھی ہوں تو معلوم ہو جاویں۔"

(خطباتِ نور جلد اوّل صفحہ ۱۸۲)

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۵ ماہ تبلیغ ۱۳۵۴ ہش

اُسوۂ ابراہیمی کی بے اندازہ اہمیت

ہم قرآن مجید کی رُو سے اِس امر پر روشنی ڈال چکے ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے نہ صرف خود اپنی زندگی کا ایک ایک لمحہ خدا تعالیٰ کی راہ میں وقف رکھا اور توحید کو دنیا میں قائم کرنے کی خاطر اپنی عزیز سے عزیز شئے قربان کرنے سے بھی دریغ نہیں کیا بلکہ اپنی اولاد در اولاد کی اِس رنگ میں تربیت فرمائی کہ ان کی اولاد نسلاً بعد نسلٍ اطاعت خداوندی اور دین کی سربلندی کی خاطر قربانی و ایثار کا نہایت اعلیٰ نمونہ پیش کرتی چلی گئی۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے نہ صرف حضرت ابراہیم علیہ السلام کو امامت کے رفیع الشان مقام پر فائز کرکے اپنے غیر معمولی انعاموں سے نوازا بلکہ وہ آپ کی ذریت و نسل میں سے ایک نسل کے بعد دوسری نسل کو اپنے غیر معمولی انعاموں سے نوازتا چلا گیا کیونکہ اس کا یہ ایک اٹل قانون ہے کہ وہ جب کسی قوم کو اُس کی راست روی، صلاح اور نیکی کی وجہ سے اپنے انعامات کا مورد بناتا ہے تو وہ انعامات کو اُس وقت تک واپس نہیں لیتا جب تک کہ وہ قوم یا اس کی آئندہ نسلیں دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کے عہد سے پھر کر خود اپنے آپ کو ان انعامات سے محرومی کا مستحق نہ بنالیں۔

ہم نے یہ بھی واضح کیا تھا کہ حضرت ابراہیمؑ اپنی اولاد اور آئندہ نسلوں کی تربیت کا فریضہ ادا کرنے اور انہیں بھی انعاماتِ الٰہیہ کا مورد بنانے میں اِس لئے کامیاب رہے کہ آپ میں تین باتیں بطور خاص پائی جاتی تھیں۔ اوّل یہ کہ آپ میں تربیتِ اولاد کا جذبہ اپنی انتہا کو پہنچا ہوا تھا اور آپ کے دل میں یہ شدید تڑپ پائی جاتی تھی کہ آپ کی اولاد اور آئندہ نسلیں بھی دین کو دنیا پر مقدم رکھنے والی اور توحید کے قیام کی خاطر اپنا سب کچھ قربان کرنیوالی ہوں۔ دوسرے آپ نے اِس شدید تڑپ اور دِلی لگن کے پیشِ نظر اپنی اولاد کی تربیت کرنے اور انہیں دین کا خادم اور اللہ تعالیٰ کا حقیقی عبد بنانے میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھی اور نہ صرف یہ کہ آپ نے کمال توجہ، فکرمندی اور جانسوزی کے ساتھ ان کی تربیت فرمائی بلکہ یہ امر بھی ان کے ذہن نشین کرایا کہ ہر نسل اپنے سے اگلی نسل کی تربیت کرتی اور اسے دین کا خادم بناتی چلی جائے۔ تیسرے آپ نے اپنی اولادوں اور آئندہ نسلوں کی تربیت باطنی کے لئے مسلسل درد و الحاح سے دُعائیں کرکے اللہ تعالیٰ کے فضل اور قبولیت کو جذب کرنے میں بھی کوئی کمی نہ آنے دی۔

اپنی اولادوں اور آئندہ نسلوں کی تربیت کے یہی وہ تین بنیادی گُر ہیں جن پر عمل پیرا ہوکر اپنی نسلوں کو انعامات الٰہیہ کا مورد بنانے کی اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو بطور خاص تاکید فرمائی ہے اور ان تین بنیادی اصولوں سے انحراف کو ہلاکت کی راہ قرار دیا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے تربیتِ اولاد کے ضمن میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اسوہ کو بیان کرنے کے بعد فرمایا ہے:۔

وَمَنْ يَّرْغَبُ عَنْ مِّلَّةِ اِبْرٰهٖمَ اِلَّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَهٗ ؕ وَلَقَدِ اصْطَفَيْنٰهُ فِى الدُّنْيَا ۚ وَاِنَّهٗ فِى الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝ (البقرہ آیت ۱۳۱)

ترجمہ:۔ اور اُس شخص کے سوا جس نے اپنے آپ کو ہلاک کر دیا ہو اور ابراہیم کے مسلک (توحید کے قیام کے سلسلہ میں اولادوں اور نسلوں کی رُوحانی تربیت سے متعلق اسوۂ حسنہ) سے کون اعراض کرسکتا ہے۔ اور ہم نے یقیناً اسے اِس دنیا میں بھی برگزیدہ کیا تھا اور وہ آخرت میں بھی یقیناً نیک لوگوں میں شمار ہوگا۔

یہی نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے یہ بھی باور کرایا کہ مسلمانوں کے لئے حضرت ابراہیمؑ کے طریق اور مسلک میں بہت عمدہ نمونہ ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اولادوں اور نسلوں کی تربیت کے ضمن میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ایک خاص دُعا کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَاغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْهِمْ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ ؕ وَمَنْ يَّتَوَلَّ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ۝ (الممتحنہ آیات ۶، ۷)

ترجمہ:۔ (ابراہیمؑ نے یہ بھی کہا کہ) اے ہمارے ربّ! ہمیں کافروں کیلئے ٹھوکر کا موجب نہ بنا اور ہمارا قصور معاف کر۔ اے ہمارے ربّ! تُو بہت غالب اور حکمت والا ہے۔ ان لوگوں (یعنی حضرت ابراہیمؑ اور ان کی اولاد) میں تمہارے لئے ایک بڑا اچھا نمونہ ہے یعنی ہر اس شخص کے لئے (بڑا اچھا نمونہ ہے) جو اللہ اور یوم آخر کو دیکھنے کی امید رکھتا ہے اور جو کوئی پیٹھ پھیر لے وہ یاد رکھے کہ اللہ بالکل بے نیاز ہے اور بڑی تعریفوں کا مستحق ہے۔

یہ بتانے کے بعد کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی کمال درجہ تربیت یافتہ اولاد کے طریقِ عمل اور مسلک میں بہت اچھا نمونہ ہے مسلمانوں کو ان کے اسوۂ حسنہ کی اتباع کرنے اور ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی تاکید فرمائی جیسا کہ فرمایا:۔

ثُمَّ اَوْحَيْنَاۤ اِلَيْكَ اَنِ اتَّبِعْ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ؕ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝ (النحل آیت ۱۲۴)

ترجمہ:۔ اور (اے رسول!) ہم نے تجھے وحی کے ذریعہ سے حکم دیا ہے کہ (ہماری) کامل فرمانبرداری پر ہمیشہ قائم رہنے والے ابراہیمؑ کے طریق کی پیروی کر اور (اے مکّہ والو! جانتے ہو کہ) وہ مشرکوں میں سے نہیں تھا۔

الغرض اولادوں اور آئندہ نسلوں کی تربیت میں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جو نمونہ پیش فرمایا اس کی عظمت و اہمیت اس امر سے ظاہر ہے کہ اسے اللہ تعالیٰ نے پوری اُمّتِ مسلمہ کیلئے قابلِ تقلید قرار دیا ہے اور اس سے انحراف کو ہلاکت کی راہ قرار دیا ہے۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ اولادوں اور آئندہ نسلوں کی خاطر خواہ تربیت سے غفلت کے نتیجہ میں اولادوں اور نسلوں کے گمراہ ہونے کا ہی خدشہ نہیں ہوتا بلکہ یہ خطرہ بھی ہوتا ہے کہ کہیں وہ دوسروں کیلئے ٹھوکر کا موجب ثابت ہو کر انہیں قبولِ حق سے محروم رکھنے کی ذمہ دار نہ قرار پائیں۔ یہ ایسی بدبختی ہے جس کے تصوّر سے ہی بدن پر لرزہ طاری ہوجاتا ہے۔

محبّت ہی زمانے میں کلیدِ کامرانی ہے

کبھی مومن کو خوفِ گردشِ دوراں نہیں ہوتا
کسی سے بھی، بجز اللہ، وہ ترساں نہیں ہوتا

اُٹھاتا ہے اسی کے آسرے پر ہر قدم اپنا
کسی صورت میں بھی وہ بندۂ ساماں نہیں ہوتا

خدا داری چہ غم داری رہے پیشِ نظر جس کے
وہ مردِ حق رہینِ حسرت و حرماں نہیں ہوتا

خدا خود اُس کی نصرت کیلئے آتا ہے بالآخر
کوئی دُنیا میں جب مظلوم کا پُرساں نہیں ہوتا

لگالی جس نے لَو اللہ سے اور اُسکے پیاروں سے
وہ خوش قسمت کبھی بھی سوختہ ساماں نہیں ہوتا

محبّت ہی زمانے میں کلیدِ کامرانی ہے
بجز اس کے کبھی کارِ جہاں آساں نہیں ہوتا

علومِ نو بھلا کیا فائدہ دینگے اُسے ہمدم!
اگر مردِ مسلماں تابعِ قرآں نہیں ہوتا

"خدا کے پاک بندوں کو خدا سے نصرت آتی ہے"
کبھی اُن پر مسلّط لشکرِ شیطاں نہیں ہوتا

وہ سالِک جس کا مسلک خاکساری ہو زمانے میں
کسی خوبی پہ اپنی وہ کبھی نازاں نہیں ہوتا

خزاں آتی تو ہے پامال کرنے گلستانوں کو
مگر اسلام کا گلشن کبھی ویراں نہیں ہوتا

(محمد صدیق امرتسری ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا علم قرآن اور خدمت قرآن

مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر سابق مبلغ بلاد عربیہ

آج سے تقریباً نوّے سال قبل حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مؤسس سلسلہ عالیہ احمدیہ نے چالیس دن تک دنیا و مافیہا سے بکلی انقطاع کرکے حیّ و قیوم خدا کے حضور بمقام ہوشیارپور انتہائی تضرع و ابتہال سے دعائیں کیں اور نصرت، مدد اور تائید ایزدی کا نشان مانگا تا دنیا میں احیاء اسلام اور اشاعت اسلام کا مستقل اور محکم نظام قائم ہو۔ خدا تعالیٰ نے آپ کی تضرعات کو سنا اور انہیں قبول فرماتے ہوئے اپنے الہام سے آپ کو یہ نوید مسرت سنائی۔

"..... سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا ..... میں نے تیری تضرعات کو سنا اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے بپایہ قبولیت جگہ دی۔"

نیز الہام الٰہی میں منجملہ کئی اغراض کے اس عظیم نشان کی غرض یہ بھی بتلائی گئی کہ

"تا دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو اور تا حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آجائے۔"

چنانچہ پسر موعود جلوہ افروز ہوا اور بانی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مصلح موعود کے نام سے موسوم کیا۔ صحبت امروز میں اس کی صرف ایک علامت کے متعلق لکھنا مقصود ہے۔ آپ کی سیرت مبارکہ کا زرّیں باب آپ کا علم قرآن اور خدمت قرآن ہے آپ کی سیرت کا یہ باب نہ صرف اپنے اندر وسعت لئے ہوئے ہے بلکہ ایمان افروز بھی ہے جب آپ کے بیان کردہ قرآنی معارف و نکات کا انسان مطالعہ کرتا ہے تو خدا تعالیٰ کی آپ کے متعلق یہ الہامی بشارت کہ

"تا کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو"

پوری ہوتی ہوئی نظر آتی ہے۔ خدا تعالیٰ نے جو آپ کو علم قرآن دیا اس کے متعلق آپ فرماتے ہیں:

"قرآن کریم کے سینکڑوں بلکہ ہزاروں مضامین ایسے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے القاء اور الہام کے طور پر مجھے سمجھائے ہیں۔"

(تفسیر کبیر جلد ششم)

آپ نے غیر مذاہب والوں کو پرشوکت چیلنج دیتے ہوئے فرمایا:

"قرآن کریم کو وہ عظمت حاصل ہے جو دنیا کی کسی اور کتاب کو حاصل نہیں اور اگر کسی کا یہ دعویٰ ہو کہ اس کی مذہبی کتاب بھی اس فضیلت کی حامل ہے تو میں چیلنج دیتا ہوں کہ وہ میرے سامنے آئے۔ اگر کوئی وید کا پیرو ہے تو وہ میرے سامنے آئے اگر کوئی انجیل کا پیرو ہے تو وہ میرے سامنے آئے اور قرآن کریم کا کوئی ایسا استعارہ میرے سامنے رکھ دے جسکو میں بھی استعارہ سمجھوں پھر اس کا حل قرآن کریم سے ہی نہ پیش کردوں تو وہ بیشک مجھے اس دعویٰ میں جھوٹا سمجھے لیکن اگر میں پیش کردوں تو اسے ماننا پڑے گا کہ واقعہ میں قرآن کریم کے سوا دنیا کی کوئی اور کتاب اس خصوصیت کی حامل نہیں۔"

(فضائل القرآن ص ۲۹)

آپ نے تفسیر قرآن کے اصول اور نظریات اپنی مختلف کتب میں تحریر فرمائے ہیں ان اصول کے مطالعہ سے آپ کا قرآن کریم سے غیر معمولی عشق اور علم قرآن اور خدمت قرآن کا لا مثال جذبہ واضح ہوتا ہے چنانچہ بطور مثال کے آپ کی تحریر کردہ تفسیر سورۃ الکوثر ہمارے سامنے ہے۔ یہ قرآن کریم کی سب سے چھوٹی سورت ہے جو تین آیات پر مشتمل ہے مگر قارئین کے لئے یہ امر انتہائی موجب حیرت اور ایمان افزا ہوگا کہ اس کی تفسیر بڑی تقطیع کے ۱۵۰ صفحات پر مشتمل ہے اس تفسیر کے مشمولات کا خلاصہ مقصود یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء سے افضل ہیں اور آپ کو جس نبوت سے نوازا گیا وہ تمام انبیاء کی نبوت سے اعلیٰ اکمل اور ارفع ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق عالیہ آپ کی صفات حسنہ اور آپ کے بلند و بالا مناقب و محاسن کے ذکر میں حضورؓ کی قلم سیال نے اس سورت کی تفسیر کی ہے اور ایسی تفسیر ایسا شخص ہی کرسکتا ہے جو عاشق قرآن ہو اور ایسا کیوں نہ ہوتا جبکہ خدا تعالیٰ کی وحی میں آپ کے متعلق آپ کی پیدائش سے پہلے بطور نشان کے اعلان کر دیا گیا تھا کہ اس کو ظاہری و باطنی علوم سے نوازا جائیگا تا کلام اللہ کا مرتبہ ظاہر ہو۔ اس سورت الکوثر میں آپ نے سیرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو پیش فرمایا اور اسلام کو تمام مذاہب سے اکمل ثابت فرمایا ہے۔

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے
کوئی دیں دین محمد سا نہ پایا ہم نے

اس تفسیر کا ایک ایک لفظ حضور رضی اللہ عنہ کی خدمت قرآن کے جذبہ سے معمور ہے۔

(۲)

حضرت مصلح موعودؓ نے قرآن کریم کی تفسیر پر ہی تقریباً دس ہزار صفحات تحریر فرمائے ہیں جو حضور کی حقانیت اور وسعت علم پر دال ہیں۔ تفسیر کبیر کی گیارہ مجلدات بھی ان صفحات میں شامل ہیں۔ تفسیر نویسی کے سلسلہ میں خدا تعالیٰ نے آپکو غیر معمولی اور خارق عادت معجزہ عطا فرمایا تھا کیونکہ آپ کے متعلق یہ پیشگوئی تھی اور یہ امر بطور نشان کے تھا چنانچہ آپ نے مارچ ۱۹۴۴ء میں چیلنج کرتے ہوئے فرمایا:

"اللہ تعالیٰ نے اپنے فرشتہ کے ذریعہ مجھے قرآن کریم کا علم عطا فرمایا ہے اور میرے اندر اس نے ایسا ملکہ پیدا کردیا ہے کہ جس طرح کسی کو خزانہ کی کنجی مل جاتی ہے اسی طرح مجھے قرآن کریم کے علوم کی کنجی مل چکی ہے۔ دنیا کا کوئی علم نہیں جو میرے سامنے آئے اور میں قرآن کریم کی افضلیت اس پر ظاہر نہ کرسکوں۔"

چنانچہ ہمارے سامنے آپکی تفسیر کے اوراق کھلے ہوئے ہیں آپ کی تفسیر کے مضامین کا انڈکس ہی ایک ضخیم کتاب ہے اور اس تفسیر میں

اسلامی اقتصادیات۔ اسلامی سیاسیات اسلامی معاشرت و اخلاقیات، تاریخ اقوام و انبیاء، موازنہ مذاہب، ہستی باری تعالیٰ اور صفات اللہ، مخالفین اسلام کے اعتراضات کا ردّ موجود ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی شہرہ آفاق کتاب "براہین احمدیہ" میں قرآن کریم کے تین سو دلائل تحریر کرنے کا ذکر فرمایا تھا چنانچہ آپ نے ان تین سو فضائل کے تحریر کرنے کے لئے ظاہری طور پر کوشش کی مگر مشیت ایزدی کے ماتحت اس کا ایک حصہ پورا ہوگیا اور کثرت کار کی وجہ سے حضور کی توجہ بعض اور کاموں اور جماعتی امور کی طرف منتقل ہو گئی۔ چنانچہ فضائل قرآن کے سلسلہ میں ۴۴۴ صفحات پر مشتمل ایک تصنیف لطیف ہمارے سامنے موجود ہے جس کا ایک ایک لفظ قرآن کریم کے بحر ذخار و مواج کی صداقت و حقانیت کی گواہی دے رہا ہے اور اس موضوع کی لذت اور چاشنی سے ہر شخص اپنے اپنے ذوق کے مطابق لطف اندوز ہوسکتا ہے

(۳)

حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد رضی اللہ عنہ کی تفسیر میں اتنا علمی تنوع ہے کہ ہر صاحب علم اپنے ذوق اور عرفان سے فائدہ حاصل کرسکتا ہے۔ ایک صوفی مزاج شخص اگر اس تفسیر کو پڑھکر جھومتا ہے تو ماہر اخلاقیات اپنی معلومات میں اضافہ کرتا ہے اور قرآنی اخلاق کی فلاسفی اور حکمت پر اس کو بیش بہا موتی ملتے ہیں۔ ایک ماہر اقتصادیات کو حضور کی تفسیر میں اقتصادی و معاشی نظریات جابجا نظر آتے ہیں اور قرآن کریم کے اقتصادی نظام اور دوسرے اقتصادی نظریات کا موازنہ جس انداز اور تحقیق و جستجو سے کیا گیا ہے انسانی عقل ششدر رہ جاتی ہے۔

ایک سائنسدان کے لئے قرآنی صداقتوں کی تائید میں سائنس کے موجودہ انکشافات ایجادات اور نظریات آپ کی تفسیر میں موجود

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہیں مثلاً

- ہر چیز کا نر و مادہ ہونا
- زمین کا گول و متحرک ہونا
- اجرام فلکی میں حرکت کی نوعیت
- اعمال انسانی کا ریکارڈ ہونا
- دھوؤں کے مخارج
- سورج کی روشنی کا ذاتی اور چاند کی روشنی کا انعکاسی ہونا۔
- زمین و آسمان کی تخلیق کا مختلف ادوار میں ہونا۔
- آسمانوں اور کواکب کا ظاہری ستون کے بغیر قیام و بقا۔

اگر کوئی اس سلسلہ میں ریسرچ کرنا چاہے تو اس کو تفسیر کبیر میں بہترین اور کافی معلومات مل سکتی ہیں۔

(۴)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا علم قرآن اور آپ کا انداز تفسیر اس قدر بے مثل اور بے نظیر تھا کہ اس کا اعتراف کرتے ہوئے مولانا ظفر علی خان ایڈیٹر زمیندار نے احرار کو مخاطب کرتے ہوئے تحریر کیا!

"کان کھول کر سن لو! تم اور تمہارے لگے بندھے مرزا محمود کا مقابلہ قیامت تک نہیں کر سکتے مرزا محمود کے پاس قرآن ہے اور قرآن کا علم ہے تمہارے پاس کیا دھرا ہے؟"

ایک خوفناک سازش مصنفہ مظہر علی اظہر ۱۹۶

۴ مارچ ۱۹۲۷ء کو شاعر مشرق علامہ اقبال کی صدارت میں بمقام لاہور ایک جلسہ ہوا جس میں حضرت مصلح موعودؓ نے تقریر فرمائی۔ اس تقریر کے صدارتی ریمارکس یہ تھے۔

"ایسی پر از معلومات تقریر بہت عرصہ کے بعد لاہور میں سننے میں آئی ہے۔ خاص کر جو قرآن شریف کی آیات سے مرزا صاحب نے استنباط کیا ہے وہ تو نہایت ہی عمدہ ہے۔ میں اپنی تقریر زیادہ دیر تک جاری نہیں رکھ سکتا تا مجھے اس تقریر سے جو لذت حاصل ہو رہی ہے وہ زائل نہ ہو جائے۔ اس لئے میں اپنی تقریر کو ختم کرتا ہوں"

(الفضل ۱۵ مارچ ۱۹۲۷ء)

علامہ نیاز فتحپوری نے تحریر کیا:۔

"تفسیر کبیر جلد سوم آجکل میرے سامنے ہے اور میں اسے بڑی نگاہ غائر سے دیکھ رہا ہوں اس میں شک نہیں کہ مطالعۂ قرآن کا ایک بالکل نیا زاویۂ فکر آپ نے پیدا کیا ہے اور یہ تفسیر اپنی نوعیت کے لحاظ سے بالکل پہلی تفسیر ہے جس میں عقل و نقل کو بڑے حسن سے ہم آہنگ دکھایا گیا ہے آپ کا تبحر علمی آپ کی وسعت نظر آپ کی غیر معمولی فکر و فراست آپ کے حسن استدلال اس کے ایک ایک لفظ سے نمایاں ہے اور مجھے افسوس ہے کہ کیوں اس وقت تک بے خبر رہا۔ کاش کہ میں اس کی تمام جلدیں دیکھ سکتا کل سورۃ ہود کی تفسیر میں حضرت لوطؑ پر آپ کے خیالات معلوم کر کے جی پھڑک گیا اور بے اختیار یہ خط لکھنے پر مجبور ہو گیا۔ آپ نے ھٰؤُلَاءِ بَنَاتِیْ کی تفسیر کرتے ہوئے عام مفسرین سے جدا بحث کا جو پہلو اختیار کیا ہے اس کی داد دینا میرے امکان میں نہیں خدا آپ کو تا دیر سلامت رکھے۔"

(ملاحظات نیاز)

سید جعفر حسین صاحب ایڈووکیٹ جو حیدر آباد دکن کی مشہور تنظیم اتحاد المسلمین کے معروف کارکن تھے کا ایک مختصر مکتوب "صدق جدید" (لکھنؤ) ۲۰ اپریل ۱۹۶۲ء کی اشاعت میں شائع ہوا اس کا مضمون سے متعلقہ ایک حصہ پیش کرتا ہوں۔

"میرے ایک دوست تھے جنہوں نے مجھے حضور خلیفہ صاحب جماعت احمدیہ کی لکھی ہوئی تفسیر کبیر کی جلد دی تھی۔ مجھے پڑھنے کی فرصت نہ ملتی تھی ایک دن دوپہر کے وقت جب میں کھانے کے لئے آفس سے گھر آیا تو بیوی نے دسترخوان چننے میں کچھ دیر کی۔ تفسیر کبیر کی جلد میز پر بازو میں تھی۔ میں نے اٹھا لی اور چند اوراق الٹ کر دیکھنے شروع کئے۔ یہ وَالْعَادِیَاتِ ضَبْحًا کی تفسیر کے صفحات تھے میں حیران ہو گیا کہ قرآن مجید میں ایسے مضامین بھی ہیں پھر میں نے قادیان خط لکھا اور تفسیر کبیر کی جملہ جلدیں منگوائیں لیکن پڑھنے کا مجھے وقت نہ ملتا تھا۔ جیل کی زندگی کے وقت میں نے یہ جلدیں ساتھ رکھ لیں اور نو ماہ کے عرصہ میں جب کہ میں جیل میں تھا متعدد بار یہی تفسیر پڑھتا رہا۔"

اس کے کچھ عرصہ بعد آپ نے "صدق جدید" کو ایک مضمون دو قسطوں میں ارسال کیا۔ اس میں آپ نے تحریر کیا۔

"دوسرے دن میں نے تفسیر کبیر کا مطالعہ شروع کیا۔ جو میں اپنے ساتھ لے کر گیا تھا مجھے اس تفسیر میں زندگی سے معمور اسلام نظر آیا اس میں وہ سب کچھ تھا جس کی مجھ کو تلاش تھی تفسیر کبیر پڑھ کر میں قرآن مجید سے پہلی دفعہ آشنا ہوا ....

تفسیر کبیر کے طالب علم میں اتنی اہلیت پیدا ہو جاتی ہے کہ وہ دیگر تمام تفاسیر پر تنقید کر سکے"

"تاریخ احمدیت" میں پروفیسر عبدالمنان صاحب بیدل سابق صدر شعبہ فارسی پٹنہ کالج کے متعلق لکھا ہے۔

"پروفیسر مذکور تفسیر کبیر کی جلدیں پڑھ کر اتنے متاثر ہوئے کہ انہوں نے عربی۔ فارسی اور دوسری تفاسیر سے موازنہ کرتے ہوئے کہا "مرزا محمود کی تفسیر کے پایہ کی ایک تفسیر بھی کسی زبان میں نہیں ملتی" (تاریخ احمدیت)

(باقی)

ناظمین اضلاع انصار اللہ کیلئے نمونہ

گزشتہ سال سے یہ کوشش ہو رہی ہے کہ ہر مجلس انصار اللہ مرکز کو اس امر سے باخبر کرے کہ ان کے اراکین میں سے کتنے صف اول سے اور کتنے صف دوم سے تعلق رکھتے ہیں نیز کتنے انصار کے پاس سائیکل ہیں۔ لیکن ابھی تک بعض مجالس نے اس کام کو تکمیل تک نہیں پہنچایا۔ ضلعی سطح پر جائزہ لینے سے معلوم ہوا ہے کہ بفضل خدا ضلع ڈیرہ غازیخان کی ہر مجلس کی رپورٹ مرکز میں پہنچ چکی ہے۔ گویا اس ضلع کے ناظم صاحب مکرم چوہدری غلام رسول صاحب اعوان نے دیگر اضلاع کے لئے ایک نمونہ قائم کر کے دکھایا ہے۔ جملہ ناظمین اضلاع سے درخواست ہے کہ وہ اپنے حلقہ میں اس امر کا اطمینان فرمائیں کہ مذکورہ بالا تینوں امور پر مشتمل رپورٹ ہر مجلس کی طرف سے مرکز کو بھجوائی جا چکی ہے۔ وضاحت کے لئے رپورٹ کے عنوانات دوبارہ درج ذیل کئے جاتے ہیں۔

تعداد اراکین صف اول — تعداد اراکین صف دوم — تعداد انصار سائیکل سوار

اراکین کے نام لکھنے کی ضرورت نہیں صرف تعداد مطلوب ہے۔

(نائب صدر انصار اللہ صف اول)

درخواست ہائے دعا

۱۔ خاکسار کی والدہ محترمہ اہلیہ چوہدری محمد فضل الٰہی ریٹائرڈ ریڈر ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج سیالکوٹ عرصہ ایک ماہ سے بعارضہ بخار سخت بیمار ہیں اور شفاخانہ ہسپتال سیالکوٹ داخل ہیں۔ احباب کرام سے ان کی جلد صحتیابی کے لئے عاجزانہ درخواست دعا ہے۔
(امیر احمد بی اے بی ایڈ گورنمنٹ ہائی سکول سنکھترہ ضلع سیالکوٹ)

۲۔ ڈاکٹر میجر سراج الحق خانصاحب مرحوم کی بیگم صاحبہ کراچی میں بہت بیمار ہیں خون اور گلوکوز ڈرپ دئے جا رہے ہیں کامل و عاجل شفایابی اور درازی عمر کے لئے احباب جماعت سے درخواست دعا ہے۔ (ضیاء الحق خان عفی عنہ آف کوٹھہ حال وارد ربوہ)

ہمدردانہ مشورہ ـــ کامیاب علاج

تبخیر معدہ، پرانی خارش، پھنسی، بواسیر، دائمی قبض، نزلہ و زکام

دیگر مردانہ و زنانہ خاص امراض

ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ — فون ۵۳

146
Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

(۶)

مسل نمبر ۲۱۹۲۱

میں نور دین ولد سندھی خان صاحب قوم سیدو پال پیشہ مزدوری عمر ۵۳ سال بیعت ۱۹۳۶ء ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴/۱۱/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ زرعی اراضی بارانی ایک ایکڑ موضع چیو آنہ ضلع جھنگ مالیتی -/۲۰۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۹۰ روپے ماہوار آمد بصورت مزدوری ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد:۔ نور دین ولد سندھی خان معرفت پرنس حجام نزد ریلوے پھاٹک ربوہ۔ گواہ شد:۔ محمد دین ولد سندھی برادر موصی۔ گواہ شد:۔ عبدالکریم ولد محمد دین صاحب محلہ دارالعلوم ربوہ۔

مسل نمبر ۲۱۹۲۲

میں عبدالسلام نوید ملک ولد عبدالرحمٰن سلیم صاحب قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر ۱۶ سال پیدائشی احمدی ساکن سوسائٹی ضلع کراچی۔

بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۱۲/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اسوقت کوئی نہیں۔ میری ماہوار آمد بصورت جیب خرچ جو اس وقت -/۵ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی۔ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد:۔ عبدالسلام نوید ملک 13-F/II P.E.C.H.S کراچی نمبر ۲۹ گواہ شد:۔ محمد عبدالوہاب قائد مجلس خدام الاحمدیہ سوسائٹی کراچی نمبر ۲۹ گواہ شد:۔ رائے عبدالقدیر معتمد مجلس خدام الاحمدیہ کراچی نمبر ۲۹

مسل نمبر ۲۱۹۲۳

میں آمنہ بیگم زوجہ مبشر احمد صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۸ سال پیدائشی احمدی ساکن چنیوٹ حال ربوہ ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۶/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:۔

۱۔ حق مہر -/۲۰۰۰ روپے اس میں سے وصول -/۱۲۰۰ باقی بذمہ خاوند -/۸۰۰ (نوٹ) -/۱۲۰۰ روپے کے عوض زیور طلائی ۲ تولہ وصول کیا ہے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ:۔ آمنہ بیگم زوجہ مبشر احمد صاحب زرگر محلہ دارالصدر شمالی ربوہ

گواہ شد:۔ منیر الدین ولد میاں احمد دین صاحب زرگر۔ کالونی کراچی۔ حال ربوہ۔

گواہ شد:۔ مبشر احمد ولد مبارک احمد صاحب (خاوند موصیہ) محلہ گڑھا چنیوٹ حال ربوہ۔

مسل نمبر ۲۱۹۲۴

میں امۃ النصیر زوجہ منیر الدین صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۴۵ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ۔

بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷/۶/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر مبلغ -/۵۰۰ روپے (وصول کرکے ایک انگوٹھی طلائی وزنی ایک تولہ میں تبدیل کرچکی ہوں)۔

۲۔ ایک جوڑی طلائی کانٹے وزنی ایک تولہ مالیتی -/۵۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ:۔ امۃ النصیر زوجہ منیر الدین صاحب زرگر۔ گواہ شد:۔ عبدالسلام بھٹی صدر موصیان دارالصدر شمالی۔ ربوہ۔ گواہ شد:۔ منیر الدین ولد احمد الدین صاحب زرگر (خاوند موصیہ) ربوہ۔

مسل نمبر ۲۱۹۲۵

میں عابدہ پروین بنت منیر الدین صاحب زرگر قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر ۱۷ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ۔

بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۶/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میری ماہوار آمد بصورت جیب خرچ جو اس وقت -/۵ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اور اگر کوئی جائیداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔ الامۃ:۔ عابدہ پروین بنت منیر الدین صاحب زرگر دارالصدر شمالی ربوہ۔ گواہ شد:۔ منیر الدین احمد زرگر ولد میاں احمد دین صاحب (والد موصیہ) حال ربوہ۔ گواہ شد:۔ عبدالسلام بھٹی سیکرٹری مال دارالصدر شمالی۔ ربوہ۔

مسل نمبر ۲۱۹۲۶

میں حلیمہ رشید بنت محمد رشید الدین صاحب قوم سلمان جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن کراچی۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰/۱۱/۷۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میری ماہوار آمد بصورت جیب خرچ جو اس وقت -/۲۰ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔ الامۃ:۔ حلیمہ رشید بنت محمد رشید الدین صاحب A/134 بلاک نمبر ۱۷ فیڈرل بی ایریا کراچی نمبر ۳۸ گواہ شد:۔ مبارک احمد شاد سیکرٹری وصایا کراچی۔ گواہ شد:۔ چوہدری سلطان علی ولد چوہدری عظیم بخش صاحب مرحوم احمدیہ ہال کراچی۔

مسل نمبر ۲۱۹۲۷

میں سید منصور احمد ولد سید محمد حسین شاہ صاحب قوم سید پیشہ ملازمت عمر ۴۱ سال پیدائشی احمدی ساکن دستگیر کالونی کراچی۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳/۱۲/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اسوقت کوئی نہیں۔ میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اسوقت -/۸۲۹ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد:۔ سید منصور احمد ۱۹۶/۹ دستگیر کالونی۔ کراچی نمبر ۳۸

گواہ شد:۔ چوہدری سلطان علی ولد چوہدری عظیم بخش صاحب احمدیہ ہال کراچی نمبر ۳

گواہ شد:۔ مبارک احمد شاد سیکرٹری وصایا کراچی۔

اعلانات نکاح

(۱)

میرے بیٹے عزیزم بشارت احمد طارق بی۔ ایس سی۔ ٹیکسٹائل انجینئرنگ کا نکاح عزیزہ امۃ الکریم شاہدہ بنت چوہدری بشیر الدین صاحب کے ہمراہ محترم مولوی محمد احمد صاحب جلیل فاضل نے مورخہ ۲۹ر دسمبر ۱۹۷۴ء کو مسجد محلہ دارالبرکات ربوہ میں مبلغ پانچ ہزار روپے حق مہر پر پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر دو خاندانوں کے لئے بابرکت فرمائے۔ آمین (چوہدری محمد سلیمان صاحب آف کمالیہ حال حیدر آباد)

(۲)

میرے پوتے عزیزم خالد نواز کا نکاح مکرم مولوی محمد حسین صاحب مربی سلسلہ نے عزیزہ صفیہ بیگم بنت چوہدری شبیر محمد صاحب چٹھہ ساکن چک نمبر ۱۴۷ ر ب ضلع لائل پور کیساتھ مبلغ پانچ ہزار روپے مہر پر پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اس نکاح کو فریقین کے لئے بابرکت بنائے۔ آمین

(چوہدری نادر علی وڈ ایج انسپکٹر تحریک جدید محلہ دارالنصر غربی ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم حاجی محمد فاضل صاحب وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

خاکسار کے ماموں محترم حاجی محمد فاضل صاحب ریٹائرڈ میونسپل انجنیئر فیروز پور جو ۱۹۰۳ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کا شرف حاصل ہونے کی وجہ سے صحابی تھے بتاریخ ۲۲ر فروری ۱۹۷۵ء بوقت پونے آٹھ بجے شب وفات پا گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم کی عمر ۸۷ سال تھی۔ چند دن پیشتر گر جانے کی وجہ سے گھٹنے پر چوٹ آئی جس کی وجہ سے صاحبِ فراش ہو گئے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان کی نماز جنازہ ۲۳ر فروری کو بعد نماز ظہر پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ کے قطعہ صحابہ میں دفن ہونے کا شرف حاصل ہوا۔ مرحوم کو تبلیغ کا بہت شوق تھا۔ ملکانہ کے میدان میں بھی تین ماہ کے لئے گئے تھے۔ دو دفعہ حج بیت اللہ سے مشرف ہوئے۔ مرحوم نے اپنے پیچھے ایک بیوہ محترمہ زینب بیگم صاحبہ جو خاکسار کی پھوپھی ہیں اور دو فرزند محمد اعظم صاحب اور محمد عابد صاحب چھوڑے ہیں۔ اس موقع پر مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب شاہد، شاہد کلاتھ ہاؤس نے قابلِ قدر خدمات سرانجام دیں۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔ بہشتی مقبرہ میں دفن ہونے پر خاکسار کو قبر پر مٹی ڈالنے اور دعا کرانے کا موقع ملا۔ احباب سے مرحوم کے بلندیٔ درجات اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(خاکسار عبدالرحمٰن انور۔ دفتر بیت المال آمد۔ ربوہ)

اظہارِ تعزیت پر شکریۂ احباب

بہت سے احباب اور اعزّا نے میرے پیارے بڑے بھائی جان چوہدری محمد افضل صاحب منہاس کی اچانک وفات پر ہمدردی کے خطوط لکھے ہیں۔ اس صدمے میں دوستوں کی طرف سے تعزیت اور ہمدردی و غمخواری کا پُرخلوص اظہار میرے لئے تسکین کا موجب ہوا۔ ان کے لئے دل سے دعائیں نکلتی ہیں۔ سب احباب کا علیحدہ علیحدہ شکریہ ادا کرنا ممکن نہیں اس لئے اخبار کے ذریعہ اپنے جملہ کرم فرما احباب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ خدا تعالیٰ ان سب کی دعائیں قبول کرے اور انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین۔

(محمد اکرم منہاس T-16، گلبرگ ۲ لاہور)

اعلانِ نکاح

برادرم مکرم چوہدری فضل الٰہی صاحب طاہر ابن مکرم چوہدری دین محمد صاحب دارالصدر غربی ربوہ کا نکاح ہمراہ بشریٰ بیگم صاحبہ دختر مکرم فضل الدین صاحب دارالرحمت غربی ربوہ مبلغ دس ہزار روپیہ حق مہر پر محترم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر ناظم دارالقضاء نے ۲۳ر فروری ۱۹۷۵ء کو بعد نماز مغرب مسجد ناصر میں پڑھا۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ دونوں خاندانوں کے لئے دینی و دنیوی لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین۔

(گلزار احمد طاہر ہاشمی اکاؤنٹنٹ الفضل ربوہ)

درخواستِ دعا:۔ مکرم عزیزم شیخ محمد عمر بشیر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ چنیوٹ نے گزشتہ فسادات میں کافی نقصان اٹھانے کے بعد اب پھر اپنا موم بتی سازی کا کارخانہ شروع کر دیا ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ ان کے کاروبار میں برکت اور پریشانیاں دور ہونے کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔ مولیٰ کریم اپنے خاص فضل سے نقصان کی تلافی فرمائے۔ (عبدالرحمٰن دہلوی دارالصدر شمالی ربوہ)

گمشدہ رقم کی تلاش:۔ ۱۷ر فروری کو بعد نماز مغرب مسجد ناصر دارالرحمت غربی سے لیکر کیپٹن ڈاکٹر عطاء اللہ خان صاحب کے گھر واقع دارالرحمت وسطی تک جاتے ہوئے میری جیب سے کچھ رقم اور ایک رسید چندہ جو مکرم سیکرٹری مال صاحب دارالرحمت غربی کی طرف سے جاری کی گئی ہے گر گئی ہے۔ جس دوست کو ملے خاکسار کو پہنچا کر عنداللہ ماجور ہوں۔

قریشی محمد حنیف قمر علوی بر مکان الحاج کیپٹن ڈاکٹر عطاء اللہ خان صاحب دارالرحمت وسطی۔ ربوہ

جماعتِ احمدیہ کی ۵۶ ویں مجلسِ مشاورت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ جماعت احمدیہ کی ۵۶ ویں مجلس مشاورت انشاء اللہ تعالیٰ مورخہ ۲۸، ۲۹، ۳۰ر مارچ ۱۹۷۵ء (مطابق ۲۸، ۲۹، ۳۰ر امان ۱۳۵۴ ہش) بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار ایوانِ محمود ربوہ میں منعقد ہوگی۔

نمائندگان کی اطلاعات بھجوانے کی آخری تاریخ ۱۰ر مارچ مقرر کی گئی ہے۔ امراء اضلاع کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اس بات کا اہتمام فرماویں کہ جماعتوں میں باقاعدہ حسب قواعد انتخاب ہو کر نمائندگان کی اطلاعات ان کی وساطت سے ۱۰ر مارچ تک دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں بھجوا دی جائیں۔

(سیکرٹری مجلس مشاورت)

درخواست برائے دعاءِ خاص

میرا بیٹا عزیز زبیر احمد عمر سولہ سال متعلم جماعت دہم پی اے ایف کالج سرگودھا گزشتہ سال ۲۰ر مارچ کو جبکہ وہ میٹرک کے امتحان (سرگودھا بورڈ) کے چھ پرچے دے چکا تھا شام کے وقت بیہوش ہو گیا۔ ۲۲ر مارچ کو عزیز کو بذریعہ ہیلی کاپٹر بیہوشی کی حالت میں سرگودھا سے لاہور ملٹری ہسپتال پہنچایا گیا۔ ۲۵ر مارچ کو نیورو سرجن نے اس کے دماغ کا اپریشن کیا۔ اپریشن سے پہلے عزیز پانچ دن بے ہوش رہا اور اپریشن کے بعد مسلسل تیرہ دن بے ہوش رہا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل اور بزرگانِ سلسلہ کی مسلسل دعاؤں کی برکت سے عزیز کو اللہ تعالیٰ نے دوبارہ زندگی عطا فرمائی۔ ۱۲ر ستمبر تک عزیز ملٹری ہسپتال میں رہا۔ اس دوران میں اس کی بائیں ٹانگ جس پر فالج اپریشن سے پہلے ہو چکا تھا اس میں حرکت اور قوت آگئی اور عزیز چلنے پھرنے کے قابل ہو گیا۔ زبان کی گویائی بھی بحال ہو گئی۔ قوتِ یادداشت اور عام صحت کی حالت میں نمایاں فرق ہوا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ ہسپتال سے جب گھر آیا تو اس وقت اس کے سر کے اوپر وسط میں نصف انچ کے قریب زخم باقی تھا اور عزیز کا دایاں بازو اور دایاں ہاتھ فالج کی وجہ سے معذور تھا۔ اب جبکہ عزیز کی اس شدید بیماری پر گیارہ ماہ کا عرصہ گزر گیا ہے ابھی تک سر کا بقیہ زخم ٹھیک نہیں ہوا اور نہ ہی اس کے دائیں بازو اور ہاتھ میں طاقت یا حرکت بحال ہوئی ہے۔ اب نیورو سرجن نے اس کے بقیہ زخم کا دوبارہ اپریشن ۲۸ر فروری کو تجویز کیا ہے۔ احباب جماعت اور بزرگانِ سلسلہ سے یہ عاجز نہایت عجز و انکساری سے عزیز کی صحت کی مکمل بحالی کے لئے دعائے خاص کی درخواست کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے ۲۸ر فروری کے اپریشن کو بھی کامیاب فرمائے صحتِ کاملہ سے جلد نوازے اور اس کی تمام استعدادیں پہلے سے بھی بہتر رنگ میں بحال فرماوے۔ آمین۔ ماشاء اللہ عزیز خدا کے فضل سے نہایت ہی ذہین اور لائق بچہ ہے۔ اس کی عیادت کا خط پی۔اے۔ایف کالج کے اس کے ہاؤس ماسٹر کی طرف سے موصول ہوا کہ عزیز اس وقت بیمار ہوا جبکہ کالج کو اس کی ضرورت تھی۔ ہم تو یہ امید لگائے بیٹھے تھے کہ عزیز موصوف اس سال سرگودھا بورڈ میں فرسٹ آئے گا اور ہمارے کالج کا نام ہوگا لیکن اللہ تعالیٰ کو یہ منظور نہ تھا ہم اللہ تعالیٰ کی مشیت اور رضا پر راضی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل و کرم سے عزیز کو صحتِ کاملہ سے جلد نوازے۔ آمین

(خاکسار لیفٹیننٹ کرنل محمد سعید ۳۷ سرور روڈ۔ لاہور چھاؤنی)

سکنی قطعات قابلِ فروخت

خاکسار کے عزیزوں کے دو قطعات قابلِ فروخت ہیں خواہشمند حضرات خاکسار سے رجوع فرمائیں۔

شبیر احمد
وکیل المال اوّل تحریکِ جدید ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴